بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاؤں کے ناخن بھی چالیس دن سے زیادہ نہ کاٹنا گناہ ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ناخن کاٹنے کے متعلق یہ حکم بیان کیا جاتا ہے کہ انہیں چالیس دن سے زیادہ نہیں چھوڑ سکتے، تو کیا اس حکم میں پاؤں کے ناخن بھی شامل ہیں، کیونکہ پاؤں کے ناخن تو ہاتھوں کے مقابلے میں دیر سے بڑے ہوتے ہیں؟

جواب

چالیس دن سے زائد ناخن بڑھانا مکروہ تحریمی، ناجائزوگناہ ہے، اس حکم میں ہاتھ اور پاؤں دونوں کے ناخن شامل ہیں، کیونکہ حدیث پاک میں ناخنوں کا ذکر مطلق (یعنی ہاتھ یا پاؤں کی قید کے بغیر) ہے اور مطلق لفظ میں جب تک کسی دلیلِ شرعی سے تخصیص نہ ہو، اسے از خود کسی چیز کے ساتھ خاص نہیں کیا جاسکتا۔ اسی وجہ سے جس حدیث پاک میں ناخن کاٹنے کو فطرت کے کاموں میں شمار کیا گیا ہے، اس کے تحت محدثین نے فرمایا کہ اس اطلاق و عموم میں ہاتھ اور پاؤں دونوں کے ناخن شامل ہیں، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں ہاتھوں کی طرح پاؤں کے ناخن بھی چالیس دن سے زائد بڑھانا، ناجائزوگناہ ہے۔ البتہ پاؤں کے ناخن دیر سے بڑھتے ہوں، تو یہ رخصت ہے کہ انہیں پندرہ یا بیس دن بعد یا پھر چالیس دن مکمل ہونے سے پہلے کاٹ لیا جائے، لیکن چالیس دن سے زائد چھوڑے رکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں: ”وقت لنا فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانة، ان لا نترک اکثر من اربعین لیلة“ ترجمہ: ہمارے لئے مونچھیں کاٹنے، ناخن کترنے، (موئے) بغل اکھیڑنے اور زیر ناف کے بال مونڈھنے کے متعلق وقت یہ مقرر کیا گیا، کہ ہم چالیس شب سے زیادہ نہ چھوڑیں۔ (صحیح المسلم، کتاب الطھارت، باب خصال الفطرۃ، جلد 1، صفحہ 129، مطبوعہ کراچی)

درمختار پھر ردالمحتار میں ہے: ”وکرہ ترکہ وراء الاربعین، ای تحریما للقول المجتبی: ولا عذر فیما وراء الاربعین ویستحق الوعید“ ترجمہ: (ناخن وغیرہ) چالیس دن سے زائد چھوڑنا مکروہ ہے، یعنی مکروہ تحریمی ہے، مجتبیٰ کے اس قول کی بناء پر کہ چالیس دن سے زائد چھوڑے رکھنے میں کوئی عذر نہیں اور وعید کا مستحق ہوگا۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، جلد 9، صفحہ 670، مطبوعہ پشاور)

فتاوی رضویہ میں ہے : "چالیس روز سے زیادہ ناخن یا موئے بغل یا موئے زیر ناف رکھنے کی اجازت نہیں ، بعد چالیس روز کے گنہگار ہوں گے۔" (فتاوی رضویہ ، جلد22، صفحہ 678، رضا فاونڈیشن ، لاہور)

حدیث پاک میں ناخن کا ذکر مطلق ہے اور مطلق کو بغیر دلیلِ شرعی مقید نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے : "ان الاصل في اللفظ المطلق ان يجري علی اطلاقه ولا يجوز تقييده الا بدليل" ترجمہ : مطلق لفظ میں اصل یہ ہے کہ اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے اور بغیر کسی دلیل کے اسے مقید کرنا ، جائز نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع ، کتاب الوکالۃ ، جلد6، صفحہ 27، مطبوعہ بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے : "اور شک نہیں کہ عام و مطلق ضرور اپنے عموم و اطلاق پر رہیں گے ، جب تک دلیلِ صحیح سے تخصیص و تقیید نہ ثابت ہو۔" (فتاوی رضویہ ، جلد30، صفحہ 74، رضا فاؤنڈیشن ، لاہور)

اسی لئے محدثین نے اظفار (ناخنوں) کے عموم میں ہاتھ اور پاؤں دونوں کے ناخنوں شامل ہونے کی صراحت فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "الفطرة خمس : الختان والاستحداد وقص الشارب وتقليم الاظفار ونتف الآباط" ترجمہ : پانچ چیزیں فطرت (یعنی انبیائے کرام کی سنت) سے ہیں : ختنہ کرنا ، موئے زیر ناف مونڈنا ، مونچھیں پست کرنا ، ناخن کاٹنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا۔ (صحیح بخاری ، کتاب اللباس ، باب تقلیم الاظفار ، جلد2، صفحہ 875، مطبوعہ کراچی)

تقلیم الاظفار کے تحت ارشاد الساری میں ہے : "وانما جمع الاظفار ووحد السابق، لانها متعددة في اليدين والرجلين" ترجمہ : یہاں ناخن کی جمع اظفار اور پہلے والی چیزوں کے لئے واحد کا لفظ استعمال فرمایا ، کیونکہ ہاتھوں اور پاؤں کے ناخن متعدد ہوتے ہیں۔

(ارشاد الساری شرح صحیح بخاری ، کتاب اللباس ، باب تقلیم الاظفار ، جلد8، صفحہ 463، مطبوعہ مصر)

یونہی فیض القدیر میں ہے : "وشمل العموم اصابع اليدين والرجلين" ترجمہ : (ناخنوں کے ذکر میں عموم ہے) اور یہ عموم دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کو شامل ہے۔ (فیض القدیر ، جلد3، صفحہ 455، مطبوعہ مصر)

اگر پاؤں کے ناخن دیر سے بڑھتے ہوں ، تو انہیں کاٹنے میں تاخیر کی جاسکتی ہے لیکن چالیس دن تک ، اس سے زیادہ بڑھانا ، ناجائز ہے۔ جیسے موئے بغل و زیر ناف کا معاملہ ہے۔ مرقاۃ المفاتیح میں ہے : في شرح السنة عن ابي عبد الله الاغر: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقص شاربه ويأخذ من اظفاره في كل جمعة ومفهومه ان حلق العانة ونتف الابط كان يؤخرهما وهو الظاهر لعدم اطالتهما في اسبوع، قال ابن الملك: وقد جاء في بعض الروايات، عن ابن عمر: ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يأخذ اظفاره ويحفي شاربه في كل جمعة ويحلق العانة في عشرين يوما وينتف الابط في كل اربعين يوما وفي القنية: الافضل ان يقلم اظفاره ويحفي شاربه ويحلق عانته وينظف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع مرة، فان لم يفعل ذلك ففي كل خمسة عشر يوما ولا عذر في تركه وراء الاربعين" ترجمہ : شرح السنہ میں حضرت ابو عبد اللہ الاغر (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو مونچھیں پست کرتے اور ناخن کاٹتے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ موئے زیرِ بغل و ناف کو مؤخر کرتے ، اور ظاہر ہے ان کے ایک ہفتے میں طویل نہ ہونے کی وجہ سے ایسا فرماتے۔ (بلکہ) ابن الملک فرماتے ہیں کہ بعض روایات میں اس کا ذکر موجود ہے ، (چنانچہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر جمعہ کو ناخن کاٹتے اور مونچھیں

پست کرتے، بیس دن میں موئے زیرناف مونڈتے اور ہر چالیس دن میں موئے بغل کاٹتے، اور قنیہ میں ہے: بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتے میں ایک بار ناخن کاٹنے، مونچھیں پست کرنے، موئے زیر ناف مونڈتے اور غسل کے ذریعے بدن کی صفائی حاصل کی جائے، اگر ہر ہفتے نہ کریں، تو ہر پندرہ دن بعد کرے، لیکن چالیس دن کے بعد چھوڑنے میں کوئی عذر (قبول) نہیں ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، جلد 7، صفحہ 2816، مطبوعہ بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-6858

تاریخ اجراء: 21 ربیع الثانی 1443ھ/27 نومبر 2021ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net